



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بخدمت مدیر "الاعتصام" و مفتی "الاعتصام" سلام مسنون

روزنامہ "جنگ" لاہور کی 12 مئی کی اشاعت میں جی خبر نظروں سے گزری کہ "گورنر مکہ" نے خانہ کعبہ کو غسل دیا اور ہزاروں عبادت گزاروں نے اس روح پرور منظر کو دیکھا۔ خانہ کعبہ 19 مئی کو تبدیل ہوگا ایک غلاف (کی تیاری پر 17 ملین ریال کا خرچہ آیا ہے۔ غلاف کی تیاری مکہ مکرمہ میں قائم خصوصی کارخانے میں ہوئی ہے۔) (جنگ لاہور 12 مئی 1994ء)

سوال یہ ہے کہ یہ غسل و غلاف کعبہ اور اس پر اتنا کثیر خرچ۔ کیا حدیث و سنت سے ثابت ہے؟ یا کہ یہ ایک تاریخی قسم کی رسم ہے۔ جسے نبھایا جا رہا ہے؟ جب کہ ملتے خرچہ سے کئی غریب مسلمان ممالک اور بے شمار غریب اہل اسلام کی معاونت و کفالت ہو سکتی ہے نیز دیگر معاملات میں جب اسراف سے اجتناب اور سادگی اور کفایت شعاری کا درس دیا جاتا ہے تو غلاف کعبہ کے سلسلہ میں اس پر عمل کیوں نہیں کیا جاتا؟

علاوہ ازیں کعبہ شریف اپنی عظمت کے باوجود جب ہتھ سے تعمیر شدہ ہے تو اسے کپڑے پہنانے کی کیا ضرورت ہے؟ اور اس کا کیا فائدہ ہے؟ کیا اسے لباس و غلاف پہنانا غیر ضروری و بے مقصد نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

کعبہ کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ اغلب ادوار میں اس پر بہتر سے بہتر غلاف چڑھایا گیا۔ اہل علم نے اس پر نکیر نہیں فرمائی۔ بالخصوص سلف صالحین جن کے افعال و اقوال کو منارہ ہدایت سمجھا جاتا ہے بلکہ ہذا کو بنظر استحسان دیکھا گیا ہے چنانچہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ قاضی زین الدین عبد الباقی کے بارے میں فرماتے ہیں۔

(فباغ فی تحسینا، بیحیث یحجز الواصف عن صفہ حسنا جزاء اللہ علی ذلک افضل المجازاة) (فتح الباری 3/460)

"یعنی" اس نے غلاف کی بے انتہاء تحسین و تزئین کی کہ بیان کرنے والا اس کے بیان اور توصیف سے قاصر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عمل پر ان کو بہترین بدلہ سے نوازے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے اتفاق ہذا اسراف تبذیر کے زمرہ میں داخل نہیں کیونکہ اس پر بتواتر عملی اجازت موجود ہے۔ اس بنا پر اہل علم کہتے ہیں۔ کہ دیگر مساجد کو کعبہ پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ اس عظیم خدمت کے علاوہ واضح ہو کہ موجودہ دور میں سعودی حکومت کے افضل ترین حسنت سے حرمین کی توسیع کا شاندار منصوبہ ہے۔ جو تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ آل سعود کا یہ عظیم کارنامہ ہے۔ جس کی مثال پیش کرنے سے آج کی دنیا قاصر ہے۔ رب تعالیٰ نے انہیں زمینی خزانوں سے نوازا ہے۔ تو اس کے پسندیدہ مقامات پر زائرین کے آرام کی خاطر اس دولت کو اس کی راہ میں لٹایا اور پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے۔ رب زور زدہ ہر زائر کی زبان سے بے ساختہ اس حکومت کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔ یا رب العالمین اس موحّد سرکار کو تادیر قائم رکھنا تاکہ تیرے دین برحق کی خدمت کرتی رہے۔ آمین یا رب العالمین۔

اسی طرح غسل کعبہ کو بھی عملی تواتر کی قبیل سے ہے۔ بعض روایات میں تصریح موجود ہے۔ کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتوں کو توڑنے اور تصویروں کو مٹانے کے بعد کعبہ کو غسل دینے کا حکم دیا تھا۔

(ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بغسل الکعبۃ بعد ما کسر الاصنام وطس التصاویر) ۱)

(تاریخ کعبۃ المعظّمہ ص 327 بحوالہ حسین عبد اللہ یا سلامہ بخاری)

: یاد رہے کسوة کعبہ کے تیسرے باب میں کافی مواد موجود ہے۔ جو فی الجملہ مفید ہے ملاحظہ ہو: (ص 227-272) نیز غلاف صرف کعبہ کے احترام کی خاطر پہنایا جاتا ہے جو اس کا خاصہ ہے۔ (2) ترمذی میں حدیث ہے

(وسترتم یوم تنعم کما تستر الکعبۃ) (3)

(یعنی "قیامت کے نشانیوں میں سے ہے کہ تم اپنے گھروں کو ایسے ڈھانچو گے جیسے کعبہ ڈھانکا جاتا ہے۔" 4)

یہاں مذید عقلی توجیہات کی چند ضرورت نہیں کیونکہ مسلمان ہمیشہ احکام الہی کا پابند ہوتا ہے۔ چاہے کسی شے کی مشروعیت اس کی سمجھ آنے یا نہ آنے۔

حجر اسود کے بارے میں ایسی روایات موجود ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ جس نے اس کا برحق استلام کیا روز جزا اس کا گواہ بن کر آئے گا۔ (5) اگرچہ ان روایات میں سے کئی ایک منطعم فیہ ہیں۔ لیکن مجموعی طور پر وہ قابل حجت ہیں۔ ((فتح الباری (3/462) باب ما زکریٰ النجر الاسود

لیکن کعبہ کی بابت کوئی روایت نظر سے نہیں گزری جس میں اس بات کی تصریح ہو۔ واللہ العادی للصواب۔

الطحاوی (4/283) شرح معانی بہار۔ 1

(جس میں کسی دوسری عمارت کو شریک نہیں کرنا چاہیے اسی لئے وہ حتی المقدور لہجھا ہونا چاہیے گھٹیا قسم کے کپڑوں سے کسی کا کیا احترام ہوگا۔) (نعم الحق نعیم۔ 2)

(ضعیفہ البانی الترمذی الواب صفحہ القیامہ رقم الباب (35) ح (2476) وضعیف سن الترمذی (2607)۔ 3

کسی عمارت کو یا زینب وزینت کی خاطر ڈھانکا جاتا ہے۔ (جیسے گھروں میں پردے لٹکانا) یا ادب و احترام کی خاطر (جیسے کعبۃ اللہ پر غلاف چڑھایا جاتا ہے) ترمذی کی اس روایت سے معلوم ہوا کہ جب گھروں کو زینب وزینت کے خیال سے ڈھانکنا بھی شرعاً پسند نہیں کیا گیا۔ تو پھر عمارت کو کسی ادب و احترام کی خاطر ڈھانکنا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ کیوں کہ اس سے کعبۃ اللہ کے اقتیاز و تشخص کا مجروح ہونا اور اس کی خصوصیات میں دوسری عمارتوں کا (شریک ہونا لازم آتا ہے۔) (نعم الحق نعیم)

(صحیح الحاکم والذہبی واب خزیمہ وابن حجر الحاکم (457/1) (1680) وابن خزیمہ (4/220-221) عن ابن عباس وعبد اللہ بن عمرو فتح الباری (3/462) شرح الحدیث (1597)۔ 5

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ](#)

ج 1 ص 198

محدث فتویٰ

